و فوض امری الی الله ان الله بصیر بالعباد

الحمد لله والمنہ کہ رسالہ ہذا رہنمای مومنین ملقب بہ نجات العباد موسوم ہے

بار دوم

حسب الارشاد جناب معلی القاب مولانا مولوی السید کلب باقر صاحب نقوی

در مطبع جعفری [illegible]

بسم اللہ

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

رسالہ جسکو سیر الناس کہتے ہیں جناب قدس مآب تورع انتساب فضیلت مآب التقی الناسک الزکی

مولوی سید ابن عباس صاحب ایدہ اللہ وحماہ ولمن سواہ نے نجات العباد سے

ملتقط فرمایا اور گویا اوسیکا ترجمہ ہے باحواشی مطابق ہے رای سرکار شریعت مدار

حجۃ الاسلام کہف الانام افقہ العلماء الاعلام مرجع الانام والاحکام من الخواص والعوام

جناب حاجی میرزا محمد حسین الطہرانی النجفی متع اللہ المومنین بطول بقایہ کے

اور عمل اس رسالہ پر بسبب اکمال مبرئ ذمہ ہے حررہ بیمناہ الوازرہ

اقل الطلاب سید کلب باقر ابن العلامۃ المتعالی اسکنہ اللہ دار الکرامۃ

جناب مولوی السید کلب حسین [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی محمد وآلہ الطاہرین
الائمۃ المعصومین اما بعد فیقول احوج الناس سید ابن عباس
ابن المنتقل الی جوار رحمۃ اللہ السید کلب باقر طاب ثراہ الشمع عفی عنہما۔ خدمت برادران
ایمانی مین ملتمس ہے کہ یہ رسالہ **احکام جماعت** مین ملتقط ہے نجات العباد سے
اور مشتمل ہے چند مباحث پر اور چونکہ مسائل اختلافیہ مین تقلید مجتہد حی اعلم جامع الشرائط
کی ضروری ہے اور اس زمانہ مین وہ شخص جسکی تقلید بلا اشکال بری ذمہ ہو سرکار شریعت مدار
کہف الانام حجۃ الاسلام سرکار حاجی **میرزا محمد حسین** طہرانی نجفی ظلہ العالی ہین کہ
وہی مرجع خواص بلاد اہل اسلام اور افقہ فقہاے کرام ہین لہذا کل خلاف مین رائے

اوس جناب کی حاشیہ پر لکھہ دی پس یہہ رسالہ باحواشی مطابق فتوائے جناب موصوف کے ہے واللہ ولی التوفیق **مبحث پہلا** جماعت مستحبات موکدہ سے ہے کل اون نمازون مین جو واجب ہین خصوصاً نماز یومیہ مین کہ اون مین جماعت کی زیادہ تاکید ہے خصوصاً جبکہ ادا پڑہی جائین خصوصاً نماز صبح و مغربین مین خصوصاً اون لوگون پر زیادہ تاکید ہے جو ہمسایہ مین مسجد کے رہتے ہون بلکہ اوس شخص پر بھی جو مسجد کی اذان سنے اگرچہ مسجد کے ہمسایہ مین نہو اور افضل ہے جماعت فرادی سے چوبیس[۲۴] درجہ جیساکہ ایک روایت مین ہے یا پچیس[۲۵] درجہ جیساکہ دوسری روایت مین ہے یا ستائیس[۲۷] درجہ جیساکہ تیسری روایت مین ہے یا اونتیس[۲۹] درجہ جیساکہ چوتھی روایت مین ہے اور بعض روایات مین وارد ہی کہ ایک رکعت جماعت کی ساتھہ برابر ہی چوبیس[۲۴] رکعتون کے کہ ہر ایک رکعت اون مین کی محبوب تر ہے خدا کو چالیس[۴۰] سال کی عبادت سی اور بعض روایات مین آیا ہے کہ نماز جماعت افضل ہے اوس نماز سے جو مسجد کوفہ مین فرادی پڑہی جاوے اور مسجد کوفہ کی فضیلت مین وارد ہے کہ ایک نماز اوس مین برابر ہزار نمازون کے ہے پس بنابراس کے نماز جماعت کی افضل ہوئی ہزار نمازون سے بلکہ بعض روایات مین ہے کہ ایک نماز مسجد کوفہ مین برابر دو ہزار نمازون کے ہے پس بنابر اس کے نماز جماعت کے ساتھہ افضل ہے دو ہزار نمازون سے اور یہہ ثواب مطلق جماعت کا ہے جس مین خصوصیت امام جماعت کی ملحوظ نہین اور اگر نماز پیچھے عالم کے ہو جس کے بارہ مین مروی ہے کہ ایک نماز پیچھے عالم کے برابر ہزار نمازون کے ہی پس اس حالت مین اور بھی زیادہ اجر ہوگا اور ایک نماز جماعت کی برابر تین ہزار نمازون کے ہوگی اور یہہ ثواب جماعت کا بلا لحاظ خصوصیت کسی مکان کے ہے پس

اگر مسجد جامع مین جماعت واقع ہو جس مین ایک نماز برابر سو نمازون کے ہی تو ثواب ایک نماز کا
برابر تین لاکھہ نمازون کے ہوگا جو حاصل ہوا ہے تین ہزار کے ضرب دینے سی سو مین یہہ سب ثواب
او سوقت کا ہی جبکہ ایک ہی ماموم ہو پس اگر ماموم ایک سی زیادہ ہون پس ہر مرتبہ کا ثواب دو چند
ہوگا اوس ثواب سی جو اوس کے قبل کے مرتبہ کا ہی مثلاً اگر دو ماموم ہون تو ہر ایک کو چھہ لاکھہ نماز کا
ثواب ہوگا اور یہی حال ہی دس تک پس اگر ماموم دس سے زیادہ ہون تو اگر کل آسمان کاغذ ہون
اور تمام دریا سیاہی ہون اور کل درخت قلم ہون اور انس و جن و ملائکہ کاتب ثواب ہون
تو بھی قادر نہون گے اسپر کہ ثواب ایک رکعت کا لکھہ سکین بہرحال جماعت اصل شرع سی واجب نہین
کسی نماز مین بوجوب شرعی جس کی مخالفت موجب عصیان و عقاب ہی اور نہ بوجوب شرطی جس کی
مخالفت سے فساد مشروط بہ کا لازم آتا ہے مگر نماز جمعہ و عیدین مین ساتھہ اون شرائط کے
جو اپنی مقام پر مذکور ہین بلکہ جماعت جایز نہین کسی اون سُنّتی نمازون مین جو اصل شرع ہی
سنت ہین یہان تک کہ نماز عید غدیر مین ہی بنا بر اقوی و احوط کے جماعت مشروع و جایز نہین
بجز نماز استسقا کے کہ اگرچہ نماز استسقا سنت ہی مگر جماعت اوسمین جایز ہی بلکہ مستحب ہے ہان جو نماز
اصل شرع سی واجب ہو اور بسبب کسی عارض یا شبہہ عارض کے سنت ہو جاوے پس جماعت اوسمین
جایز ہے مثل نماز عید کے اس زمانہ مین کہ اگرچہ بوجہہ نہ پائے جانے شرایط وجوب کے نماز عید کی
مستحب ہے مگر جماعت سی ہو سکتی ہے بلکہ جماعت سی پڑہنا اوسکا مستحب ہے اور مثل اوس نماز
کے جو کسی میت یا ولی میت پر واجب ہو اور کوئی دوسرا شخص تبرعاً پڑہی کہ اگرچہ وہ نماز اوس
شخص متبرع پر واجب نہین مگر جماعت سی اوسکو پڑہ سکتا ہی اور مثل اوس نماز کی جو دوبارہ
استحباباً پڑہی جاوے کہ اوسکو بہی جماعت سی پڑہ سکتے ہین اور ضرور نہین کہ نماز امام و ماموم
کی یکسان ہو پس نماز یومیہ کا پڑہنے والا اقتدا کر سکتا ہی ساتھہ اوس امام کے جو نماز یومیہ

پڑھتا ہو اگرچہ باعتبار قصر و اتمام و ادا و قضا یا باعتبار اوقات کی دونون کی نمازین مختلف ہون
پس جایز ہی کہ مسافر مثلاً اقتدا کرے ساتھہ حاضر کے او حاضر اقتدا کرے ساتھہ مسافر کے اور وہ
شخص جو قضا پڑھتا ہو مثلاً اقتدا کرے اوس کے ساتھہ جو ادا پڑھتا ہو یا عکس اسکا یا ظہر کا پڑھنیوالا
مثلاً اوس شخص کے ساتھہ جو عصر پڑھتا ہو اور عکس اسکا بلکہ جایز ہی اقتدا نماز یومیہ مین اگرچہ نمازین
امام و ماموم کی مختلف ہون باعتبار وجوب و ندب کے مثل اسکی کہ امام یا ماموم کی نماز بہ سبب
استحباب اعادہ وغیرہ کی مستحب ہو اور دوسرے کی نماز واجب ہو بلکہ قوی یہہ ہے کہ جایز ہی اقتدا کرے
وہ شخص جو نماز یومیہ پڑھتا ہو اوس شخص کے ساتھہ جو نماز طواف پڑھتا ہو اور عکس اسکا اور ایسا ہی
اقتدا کر سکتا ہے وہ شخص جو نماز آیت پڑھتا ہو اوس شخص کے ساتھہ جو نماز آیت پڑھتا ہو یا وہ
شخص جو نماز جنازہ پڑھتا ہو اوس شخص کے ساتھہ جو نماز جنازہ پڑھتا ہو یا وہ شخص جو نماز عیدین پڑھتا ہو
اوس شخص کے ساتھہ جو نماز عیدین پڑھتا ہو ہان ہر ایک ان تینون مین سے دوسرے کے ساتھہ
اقتدا نہین کر سکتے اور نہ یہہ تینون اوس شخص کے ساتھہ اقتدا کر سکتے ہین جو نماز یومیہ یا نماز طواف
پڑھتا ہو اور نہ عکس اسکا جایز ہے پس جو شخص نماز یومیہ پڑھتا ہو یا نماز طواف وہ اوس شخص کے
ساتھہ اقتدا نہین کر سکتا ہی جو نماز آیت یا نماز عیدین یا نماز جنازہ پڑھتا ہو بلکہ احوط[1] یہہ ہے
کہ جو شخص نماز عید پڑھتا ہو وہ اوسکی ساتھہ بھی اقتدا نکرے جو نماز استسقا پڑھتا ہو اور ایسا ہی
عکس اوسکا اگرچہ نماز عید و نماز استسقا دونون صورت مین یکسان ہین جیسا کہ احوط[2] ہے
کہ نماز احتیاط مین جماعت نہ ہو اگرچہ نماز احتیاط کے ساتھہ ہو بلکہ احوط ترک کرنا جماعت کا ہے
اوس نافلہ مین جو نذر سے واجب ہوئی ہو اور کم سے کم جماعت مستحبہ منعقد ہو سکتی ہے دو آدمی سے
کہ ایک اون مین سے امام ہو اور دوسرا ماموم ہو جیسا کہ منتہی اوس وقت کا جبکہ
ماموم کو ابتداے جماعت مین رکعت ملجاتی ہے بنا بر اصح کے وہ وقت ہے کہ

امام کو رکوع مین پاوے اوس حالت مین کہ ماموم بھی رکوع مین پہونچ گیا ہو اگرچہ امام ذکر رکوع سے
فارغ ہوچکا ہو بنا بر اقوی ہان ضرور ہے کہ امام اور ماموم دونون مجتمع ہون اوس رکوع مین جب
رکوع سے ارادہ نماز کا کیا گیا ہو پس رکعت حاصل نہ ہوگی اوس صورت مین کہ جب ماموم بعد
تکبیرۃ الاحرام کے امام سی اوسوقت ملحق ہو کہ جب امام رکوع سی سر اوٹھا چکا ہو اگرچہ ماموم
اوسوقت رکوع مین پہونچ گیا ہو کہ جب امام حد رکوع سی باہر نہین نکلا اور اگر ماموم بعد رکوع مین
جانے کے شک کرے اس امر مین کہ رکوع مین امام کو بطور مذکور پایا یا نہین حکم کریگا کہ نہین پایا
جیسا کہ اگر علم ہوجاتا نہ پانیکا پس نماز اوسکی باطل ہوگی ہان اقوی یہہ ہے کہ جایز ہی ماموم کا
بہ نیت اقتدا داخل ہونا جبکہ احتمال اسکا ہو کہ امام سی ملحق ہوجاویگا جیسا کہ اوس شخص کے لیے
جایز ہے جس کو اطمینان ہو اسکا کہ امام سے ملحق ہوجاویگا پس دونون صورتون مین اگر
امام سی ملحق ہوا نماز صحیح ہوگی ورنہ نماز باطل ہوجاوے گی اور اگر قبل رکوع مین جانے کے علم اسکا ہو
کہ مین امام سے رکوع مین ملحق نہون گا پس جایز نہین کہ بعد تکبیر کے رکوع مین جاوے بلکہ یا قصد
انفراد کرے یا انتظار امام کا کرے دوسری رکعت تک اور اگر ماموم وہان پہونچے جو صف جماعت سے
کسیقدر فاصلہ پر ہو اور خوف کرے اس کا کہ اگر صف مین ملحق ہوگا تو امام رکوع سی سر اوٹھا لیگا
پس اوسی مقام پر بعد نیت کے تکبیر کہے اور رکوع مین جاوے اور چلکر صف سے ملحق ہوجاوے اور
اختیار ہے خواہ رکوع ہی کے حال مین چلے یا بعد اسکے کہ رکوع سی سر اوٹھا دے یا اوسوقت کہ جب
سجدہ کے لیے بیٹھے یا درمیان دونون سجدون کے چلکر صف سے ملحق ہوجاوے یا دونون سجدون کے بعد
یا اوسوقت کہ جب دوسری رکعت کیلیے کھڑا ہو یا بعد اسکے لیکن احوط اگرچہ اقوی نہ ہو یہہ ہے کہ
چلنا اوس کا اوسوقت مین ہو کہ جب کسی قول واجب مین مشغول نہ ہو خواہ وہ قول واجب ذکر ہو
یا قرائت یا وہ جو مثل اسکی ہو اور ان چیزون مین سے جسمین طمانیت اور ٹھیرا رہنا معتبر ہے اور زیر جانا اسطو

[illegible]

پر ہو جس سے انحراف قبلہ سے لازم نہ آوے اور نیز بوقت نیت اقتدا اتنی دور نہو جہان سے حالت
اختیار مین اقتدا جایز نہین اور جب چلنے مین یہہ قیود معتبر ہوئے پس جایز ہی ماموم کو بلکہ مطلق نماز
گذار کو چلنا اثنائے نماز مین واسطے حاصل کرنے اوس مکان کی جو افضل ہو یا اگر کوئی ماموم تنہا ہو
پس وہ اثنائے نماز مین چل کر صف سی ملحق ہو سکتا ہی اس غرض سی کہ صف مین تنہا کھڑی ہونیکی
کراہیت سی بچے بلکہ ظاہر جواز اوسکا ہی بدون اغراض مذکورہ کے بہی خواہ مسجد مین ہو یا غیر مسجد مین
اور خواہ امام کی سمت آگے کو چلے خواہ پیچھے کیطرف خواہ طرف یمین و یسار کی کیونکہ اس چلنے مین نہین ہی مگر
فعل قلیل اثنائی نماز مین اور اثنائے نماز مین فعل قلیل کا واقع ہونا مبطل نماز نہین جبکہ اوس سے
صورت نماز کی محو نہ ہو جاوے اور اقوی یہہ ہے کہ چلنے مین واجب نہین کہ پانونکو زمین پر کہینچے بلکہ جایز ہے
کہ قدم کو اوٹھا کر چلے مگر اسطور سے قدم نہ اوٹھا دے جس سے صورت نماز کی محو ہو جاوے اور فضیلت
نماز جماعت کی حاصل ہوتی ہے اس سی کہ ماموم امام کو اثنائے نماز مین پا جاوے چاہی جس حالت مین ہو
اگرچہ رکعت حاصل نہین ہوتی مگر اوسیطور سی جسکا ذکر ہوا پس جایز ہی کہ ماموم داخل ہو امام کے ساتہہ
تشہد آخر مین اسطور سے کہ بعد نیت کی تکبیر کہکر امام کے ساتہہ بیٹھہ جاوے پس جب امام سلام دے چکے تو
کھڑے ہو کر اوسی نیت سی اپنی پوری نماز پڑہ لے اور احتیاج اسکی نہین کہ از سر نو نیت کرے
اور تکبیر کہے اس سے بھی فضیلت جماعت کی حاصل ہو جاویگی اگرچہ رکعت حاصل نہوئی بلکہ
جایز ہے کہ بعد نیت و تکبیر کے امام کے ہمراہ سجدہ آخر مین داخل ہو کر ہمراہ امام کے ایک سجدہ یا دونون
سجدے بجا لاوے اور سلام تک امام کا منتظر رہے جب امام سلام دے چکے تو کھڑا ہو کر اپنی نماز پڑھے
اس سے بھی فضیلت جماعت کی حاصل ہو جاویگی لیکن اسصورت مین نیت اور تکبیرۃ الاحرام از سر نو کہے
پہلی نیت اور تکبیر پر اکتفا نہین کر سکتا اور احوط یہہ ہے کہ پہلے نیت اور تکبیر سے نماز کو تمام کر کے
دوبارہ اوس نماز کو اعادہ کرے **مبحث دوسرا** معتبر ہے صحت جماعت مین یہہ کہ پہلی صف

والے امام کا مشاہدہ کر سکیں اور پچھلی صف والے اوس صف کے لوگون کا مشاہدہ کر سکیں جو اون کے آگے ہون
پس صحیح نہین جماعت اوسوقت مین کہ جب درمیان مین ماموم اور اوس کے جسکا دیکھنا ماموم کو ضرور ہے
کوئی ایسا حایل ہو جس سے کل حالات نماز مین مثل حالت قیام وقعود وغیرہ کی مشاہدہ نہو سکے خواہ
وہ حایل دیوار ہو یا کوئی اور چیز ہو اگرچہ کوئی انسان ہی حایل ہو مگر جبکہ وہ حایل ایسا ماموم ہو
جسکی نماز کا فاسد ہونا معلوم نہو کہ اسصورت مین نماز باطل نہین جیسا کہ صفوف اخیرہ کا حال ہے
ہان حایل کا نہ ہونا جب معتبر ہے کہ ماموم مرد ہو اور اگر ماموم عورت ہو اور امام مرد ہو پس اسصورت مین
حایل کا ہونا مضر نہین ہے جبکہ امام کے تمام حالات کو دریافت کر سکے تا متابعت امام کی کر سکے مگر احوط
عورت کے نسبت بھی یہی ہے کہ حایل نہ ہو اور اگر حایل چھوٹا ہو اور مانع مشاہدہ کا کسی حالت مین
حالات نماز سے نہ ہو پس کوئی قباحت نہین بلکہ اقوی بھی ہے اوس صورت مین بھی جب وہ حایل
مانع مشاہدہ کا ہو فقط بیٹھنے کی حالت مین اگرچہ احوط یہہ ہے کہ ایسا حایل بھی نہو اور اسیطرح
کوئی قباحت نہین اگر حایل مثل جھنجھری اور کٹھرے کی ہو جو مانع ہو ایک سمت سے دوسری سمت
نکل جانیکا اور مانع مشاہدہ کا کسی حالتمین حالات نماز سے نہو اور اگر حایل ایسا ہو جس سے فقط بعض
حالات مین مشاہدہ ہوتا ہو مثل اس کی کہ وسط مین اوس حایل کے کوئی ایسا سوراخ ہو جس سے
فقط حالت رکوع مین مشاہدہ ہوتا ہو یا اوپر اوس کے ایک ایسا سوراخ ہو جس سے فقط حالت قیام مین
مشاہدہ ہوتا ہو یا نیچے اوس کے کوئی سوراخ ہو جس سے فقط اوس وقت مشاہدہ ہوتا ہو جب
سجدہ کو جھکتا ہو پس احوط واقوی یہہ ہے کہ ایسی صورت مین بھی اقتدا جایز نہین ہان تاریکی اور غبار وغیرہ
حایل نہین ہین پس قادح صحت اقتدا مین نہین اگرچہ مانع مشاہدہ ہون جیسا کہ قادح نہین فاصل ہونا
راہ کا یا نہر کا جبکہ مستلزم اوس دوری کا نہو جو جماعت مین ممنوع ہی اور اگر حایل شیشہ وغیرہ ہو
جو مانع مشاہدہ کا نہین ہوتا بسبب اسکے کہ اوس مین صورتین مرتسم اور منتقش ہو جاتی ہین پس احوط

اگرچہ اقوی ہو اجتناب اوسکا ہی مترجم کہتا ہی کہ ایسی صورت جسمین میان ماموم اور امام کی مثلاً
ایسا شیشہ حایل ہو جس مین صورت امام مرتسم ہو جاوے اور بوجہ اوس ارتسام کی ماموم مشاہدہ کرتا ہو
امام کا معقول نہین بلکہ جس صورت مین درمیان ماموم اور امام کے ایسا شیشہ حایل ہو گا جو مانع مشاہدہ
کا نہ ہو پس اوس صورت مین ماموم کی شعاع نظر اوس شیشہ مین در آکر امام پر پڑیگی اور اصحاب تمکین
ظاہر ہے کہ ایسا حایل قادح صحت اقتدا مین نہین جیسا کہ خود مصنف علامہ اعلی اللہ مقامہ نے
جواہر الکلام مین طرف اسکی اشارہ فرمایا ہی اور مراعات احتیاط کے ہر حال مین خوب ہے اور قادح
نہین صحت اقتدا مین حایل ہونا بعض ماموین کا بعض کیلیے جیسا کہ قادح نہین نہ مشاہدہ کرنا بعض
اون لوگون کا جو پہلی صف مین ہون یا اکثر لوگون کا اوس صف کے امام کو جبکہ بہ سبب پا جانے
کسی حایل کے نہو بلکہ بسبب دراز ہو جانے صف کی ہو اور نیز قادح نہین دراز ہو جانا پچھلی صف کا
اگلی صف سے اور اگر امام اوس محراب کے اندر کھڑا ہو جو دیوار مین داخل ہو پس جو شخص اوس کے
داہنے یا بائین پر کھڑا ہو گا اوس مقام پر جہان سے امام کا مشاہدہ نہ ہو سکے اقتدا اوسکی صحیح نہین
بہ سبب پا جانے حایل کے بخلاف اوس شخص کے جو مقابل مین در محراب کے کھڑا ہو پس اقتدا
اوس کی صحیح ہو گی چونکہ بہ نسبت اوسکے کوئی چیز حایل نہین جو مانع مشاہدہ ہو اور جو شخص اوسکے
داہنے یا بائین پر ہو اور مشاہدہ امام کا نکرتا ہو پس آیا اقتدا اوسکی صحیح ہے یا نہین دو وجہین ہین
اقوی جواز اقتدا کا ہی چونکہ متصل اوس شخص سے ہی جو امام کا مشاہدہ کرتا ہی اور ظاہر کفایت
کرنا اسی مقدار کا ہی اور اسی طور سے اقتدا کرنا اون لوگون کا جو ستونون کے مقابل مین کھڑے ہون
اسطور پر کہ مشاہدہ اون لوگون کا جو اون کے آگے ہون نکرین مگر متصل ہون اون لوگون سے
جن کے بہ نسبت وہ ستون حایل نہ ہو اور اگر متصل نہ ہون اون کے پس بطلان اقتدا مین کوئی شک نہین
اور اگر پیدا ہو جاوے حایل اثنا نماز مین پس اقوی بطلان جماعت کا ہی اور متعین ہے نیت فرادی

بلکہ ایساہی اقوی بطلان ہے اگر داخل ہو جماعت مین اور حایل کے ہونیکا علم نہ ہو بسبب نابینائی
وغیرہ کے اگرچہ اثنا مین وہ حایل جاتا رہے ہان قادح نہین ہے وہ حایل جسکو استقرار اور قرار
نہ ہو مثل اسکے کہ کوئی شخص درمیان مین ہو کر نکلجاوے اگرچہ ایک آن مین درمیان ماموم اور امام کے
حایل ہو جاوے اور اسیطرح اصح یہہ ہے کہ صحیح نہین اقتدا جبکہ جگہہ امام کی بلند تر ہو ماموم کی جگہہ سے
بشرطیکہ بلندی اوسکی معتد بہ ہو اور دفعی ہو جیسے چبوترہ وغیرہ کی بلندی ہوتی ہے نہ وہ بلندی
جو سراشیب ہو اور اس حکم مین فرق نہین درمیان اسکے کہ ماموم بینا ہو یا نابینا مرد ہو یا غیر
مرد ہان قادح نہین اگر بلندی غیر معتد بہ ہو جو بالشت سے کمتر ہو اور نیز قادح نہین وہ بلندی
جو سراشیب ہو جسکی بلندی بتدریج ہو مگر اسطور پر کہ جسسے زمین کا ہموار ہونا جاتا رہے اور اگر
سراشیبی اوسکی ویسی ہو جیسی پہاڑ کی تو نہین ہوتی ہے پس احوط اگرچہ اقوی نہ ہو ملاحظہ کرنا مقدار
شبر کا ہے یعنی امام کی جگہہ ماموم کی جگہہ سے ایک بالشت سے زیادہ بلند نہو اور کوئی قباحت
نہین کہ جگہہ ماموم کی امام کی جگہہ سے بلند تر ہو اگرچہ بہت زیادہ بلند ہو اور جایز نہین زیادہ دور
ہونا ماموم کا امام سے اوس قدر جسکو عرف اہل شرع مین نسبت نماز جماعت کی زیادہ سمجھے ہون
اور کوئی قباحت نہین اگر وہ دوری بسبب دراز ہونے صف جماعت کے ہو جبکہ لوگ اوس صف کے
ایک دوسرے سے متصل ہون اوس شخص تک جو قریب امام کے ہو اور اسیطرح مضر نہین وہ دوری جو
بسبب تعدد صفوف کے جبکہ پچھلی صف اگلی صف سے اسقدر دور نہ ہو جو مضر ہی یہانتک کہ اتصال صفوف کا
منتہی ہو اوس صف تک جو قریب امام کے ہو لیکن افضل اور احوط یہہ ہے کہ اندازہ کیجاوے یہہ دوری شما
اوس قدم سے جو کشادہ ہو باین معنی کہ جس جگہہ پچھلی صف کے لوگ پیشانی رکھین وہ جگہہ اوس مقام سے
جہان اگلی صف والونکا قدم ہو ایک قدم کشادہ سے زیادہ دور نہ ہو اور زیادہ احتیاط اسمین ہے
کہ ایک قدم متعارف سے زیادہ دور نہ ہو اور پچھلی صفون مین یہہ ضرور نہین کہ ہر صف کے لوگون مین

زیادہ دوری نہ ہو پس اگر پچھلی صفون مین لوگ جدا جدا کھڑے ہون اسطرح پر کہ دو آدمیون کے
درمیان مین بہت زیادہ فاصلہ ہو تو کوئی قباحت نہین جبکہ آگے اون کے اہل جماعت سے ایسا
شخص ہو جس سے اون کو اتنی دوری نہو جو مانع ہے صحت اقتدا سے یا اگرچہ خود اوسکے آگے کوئی
شخص اوس جماعت کا نہ ہو مگر متصل ہو اون لوگون سے جو اوسکے پہلو مین ہون اور اون کے آگے
کوئی اوس جماعت کا ایسا ہو جس سے اون کو اوتنی دوری نہ ہو جو مانع ہے صحت اقتدا سے لیکن
پہلی صف والون کو ضرور ہے کہ یا امام کے قریب ہون یا اوس سے جو امام سے قریب ہو یا متصل ہون
اون لوگون سے جنکا اتصال منتہی ہوا ہو اوس شخص تک جو قریب امام کے ہو پس اس صف مین اگر فاصلہ ہو
درمیان ماموم اور امام کے یا اون لوگون کے جن کا اتصال معتبر ہے اوس قدر جو مضر ہے پس نماز
اوس کی صحیح نہ ہوگی جو دور ہو اور مخل نہین صحت اقتدا مین وہ فصل اور دوری جو اون لوگون کی
وجہ سے ہو جنہون نے تکبیر نہ کہی ہو مگر مہیا کہنے پر ہون ایسی حالتمین وہ شخص جو دور تر ہو امام سے
تکبیر احرام کہہ سکتا ہے قبل اوسکے جو قریب تر ہو اگرچہ علم اسکا ہو کہ ابھی اوس نے تکبیر نہین کہی
یا اسکا علم نہ ہو اگرچہ احوط یہہ ہے کہ ایسا نہ ہو اور اگر اثناے نماز مین پیدا ہو وہ دوری جو
مانع ہے صحت اقتدا سے اگرچہ اس سبب سے کہ نماز اون لوگون کی جو اگلی صف مین یا پہلو مین اُسکے
ہون تمام ہو گئی ہو یا بوجہ اسکے کہ وہ قصر پڑھتے ہون یا قصد انفراد کر لیا ہو پس اقوی یہہ ہے کہ
اقتدا باطل ہو جاویگی اور معین ہی منفرد ہو جانا اگرچہ وہ لوگ اپنے مقام سے نہ اوٹھین ہان
اگر ممکن ہو چلا جانا اوس جگہہ پر جو قریب امام کے ہو مثلاً اسطور پر کہ نماز کا بطلان لازم نہ آوے
پس جایز ہی کہ پھر سے نیت اقتدا کی کرے جیسا کہ اقوی یہہ ہے کہ اوس وقت مین بھی تجدید
نیت اقتدا کی صحیح ہے جب وہ لوگ دوبارہ جماعت مین داخل ہو جاوین اور اسیطرح جایز نہین
مقدم ہونا ماموم کا امام پر بہ نسبت جاے قیام کے نہ ابتدا مین نہ اثناے نماز مین پس اگر عمداً

مقدم ہوا اور نیت اقتدا پر بھی باقی رہی نماز اوسکی باطل ہوگی ہان اگر بہ نیت انفراد کے آگے بڑھ گیا ہو
اور پھر اپنی جگہہ پر عود کر کے نیت اقتدا کی کرے پس علی الاقوی صحیح ہے جیسا کہ صحیح ہی اگر
مقدم ہوگیا ہو سہواً یا غلطی سی یا قہراً کسی نے اوسکو مقدم کر دیا ہو بلکہ جائز نہین امام کے برابر بھی کھڑا
ہونا بنا بر قول قوی کے کہ احتیاط کا ترک کرنا اوسمین سزاوار نہین حتی اوس جماعت مین بھی جسمین کل
لوگ برہنہ نماز پڑھتی ہون اور بہ سبب برہنہ ہونیکے بیٹھہ کر نماز پڑھی جاوے پس اوس صورت مین بھی امام کو
چاہیے مقدم ہو اسطور پر کہ امام کا گھٹنا ماموین کے گھٹنون سی آگے نکلا ہوا اور اسیقدر مقدم ہونا کافی ہے
جیسا کہ مطلق جماعت مین اگرچہ پڑھنے والے برہنہ نہون فی الجملہ امام کا آگے ہونا کافی ہے اور بعد اسکے کہ امام
کھڑے ہونیکی جگہہ آگے ہو ماموم کی جائے قیام سے کوئی قباحت نہین اگر سر ماموم کا بوجہہ طول قامت
کے امام کے سر سی رکوع و سجود مین بڑھ جاوے چہ جائیکہ برابر امام کے سر کے ہو جاوے اور مرجع ان
دونون تقدم اور مساوات مین عرف ہے پس اگر اسطور پر کھڑا ہو کہ اہل عرف کہین کہ امام کے آگے
یا برابر نہین تو کوئی قباحت نہین اگرچہ بعض حالات مین ماموم کا سر آگے نکل جاوے یا برابر ہو جاوے
لیکن مراعات احتیاط خوب ہے اور احتیاط اسی مین ہے کہ اسطرح پر کھڑا ہو کہ حالت رکوع و سجود مین بھی
عرفاً امام مقدم رہے اور اگر مکہ مین صف جماعت کی مثل دائرہ کی گرد کعبہ کے کھڑے ہون پس کوئی قباحت نہین
اور احوط یہہ ہے کہ ایسی حالت مین بحسب دائرہ پرگار یہ ماموم نزدیک تر کعبہ سی نہ ہو بہ نسبت امام اور احوط
اس سے یہہ ہے کہ جیسا کہ باعتبار دائرہ پرگار کے قریب تر نہو کعبہ سے بہ نسبت امام کے اوسیطرح باعتبار
نفس کعبہ کی بھی قریب تر نہ ہو اور زیادہ احتیاط اسمین ہے کہ امام نزدیک تر ہو ماموم سی باعتبار دائرہ کے بھی اور
بلاحظہ نفس کعبہ کی بھی واللہ العالم **بحث تیسرا** لازم ہی صحت جماعت مین نیت اقتدا کی پس
اگر نیت اقتدا کی نکرے اور اوس نماز مین جماعت شرط نہ ہو مثل نماز جمعہ کے پس جماعت حاصل نہ ہوگی مگر نماز اوسکی
صحیح ہوگی اگر اوسنے التزام کر لیا ہو کہ اپنی نماز کی افعال کو مقارن افعال امام کی ہو کا لاجب تک

اوس سے کوئی ایسا فعل سرزد نہو جو منافی ہو نماز منفرد کے مثل سکوت طویل وغیرہ کے اور اگر شک کرے نیت
اقتدا مین پس اگر ظاہر ہون اوسپر آثار اور امارات اقتدا کی مثل سکوت وغیرہ کے پس اقوی یہہ ہے کہ ملتفت
نہو اس شک کی جانب پس جاری ہونگے اوسپر احکام ماموم ہونیکے اور اگر ظاہر نہون اوسپر آثار اقتدا کے
پس اگر معلوم ہو کہ جماعت کے قصد سے کھڑا ہوا تھا پس اس صورت مین بھی اس شک کے جانب التفات نکرے
اور احکام ماموميت کی اوسپر جاری ہونگے اور اگر یہہ بھی معلوم نہو پس بنا کرے انفراد پر اور فرادی ہی
نماز تمام کرے اور ہو سکتا ہی کہ نیت اقتدا کی تجدید کر لی جیسا کہ صورت سابقہ مین بھی تجدید نیت اقتدا کی
احوط ہی اور ضرور ہے جماعت مین قصد کرنا اقتدا کا ساتہہ ایک امام کے جس کو معین کر لی ساتھ نام کے
یا ساتھ اشارہ کی یا ساتھ کسی صفت کے پس اگر آگے اوسکے دو شخص ہون اور نیت کرے اقتدا کی
اون دونون مین سے ایک کے ساتہہ اور اوس ایک کو معین نکرے یا دونون کے ساتھ جماعت صحیح نہوگی
اور کافی ہے تعیین مین یہہ قصد کرنا کہ اقتدا کرتا ہون ساتہہ اس شخص کے جو آگے ہے جبکہ عدالت
اوسکی معلوم ہو اور قادح نہین اس صورت مین اعتقاد اسکا کہ وہ زید ہی پھر ظاہر ہو کہ زید نہ تھا جبکہ خصوصيت
زید کی مقصود نرہی ہو ہان اگر معین کیا ہو امام کو نام کے ساتھ اور مقصود یہہ ہو کہ اوسیکے ہمراہ
نماز پڑہے پس ظاہر ہو کہ وہ نہین پس اقرب بطلان نماز کا ہی اگرچہ وہ دوسرا شخص بھی نزدیک اوسکے عادل ہو
بلکہ قوی تر اور احوط یہہ ہے کہ یہی حکم ہے اوس صورت مین بھی جبکہ عنوان اقتدا کا امام حاضر قرار دیا ہو مگر
مراد اوسکی حاضر سے خصوص زید ہو پھر ظاہر ہو کہ وہ عمرو ہی خصوصا جبکہ عمرو نزدیک اوسکے
عادل نہو اور مفید نہین اوس کو اس صورت مین نیت انفراد کی اگرچہ بعد تکبیر اور قبل
قرائت کے یہہ معلوم ہوا ہو اور اگر نماز پڑہین دو شخص اور بعد فارغ ہونے کے معلوم ہو کہ
ہر ایک نے نیت امامت کی کی تھی پس نماز دونون کی صحیح ہوگی لیکن اگر معلوم ہو کہ
ہر ایک نے نیت اقتدا کی کی تھی دوسرے کے ساتہہ پس دونون از سر نو نماز پڑہین اور اگر شک

کرین اوس مین جس کی نیت کی تھی اور نہ جانین کہ نیت امامت کی کی تھی یا اقتدا کی پس احوط
پھرسے نماز پڑہنی ہے اگرچہ صحت قوی ہے اور جائز نہین قصد اساتھہ ماموم کے جیسا کہ
احوط ماموم کو یہہ ہے کہ منتقل نکرے نیت اقتدا کو ایک امام سے طرف دوسرے امام کے حالت
اختیار مین اگرچہ قول بجواز قوی ہے خصوصاً جبکہ دوسرے امام کو کوئی ترجیح ہو پہلے امام پر
اور وہ مرجح ایسا ہو جس سے خود نماز کو رجحان حاصل ہو مثل فضل و زہد و ورع وغیرہ کے
ہان اقوی یہہ ہے کہ ماموم نیت انفراد کی ہر حال مین کرسکتا ہے باوجودیکہ احوط اجتناب
اسکا بھی ہے جیسا کہ احوط منفرد کو یہہ ہے کہ اثنائے نماز مین نیت اقتدا کی تجدید نکرے اگرچہ
سلہ جواز اقوی ہے لیکن اگر عارض ہو امام کو کوئی ایسا امر جس کی وجہہ سے امام اپنی نماز تمام نکرسکی
اگرچہ بوجہہ یاد آجانے اس امر کے ہو کہ بے وضو نماز مین داخل ہوا تھا پس اس صورت مین
ماموین کو جائز ہے کہ ایک دوسرے شخص کو اہل جماعت مین سے آگے کرکے اوس کے ساتھہ نماز
تمام کرین بلکہ اقوی جواز اسکا ہی اوس وقت مین بھی کہ جب امام کو کوئی ایسا امر عارض ہو جسکی
وجہہ سے اپنی نماز کو اوس طور پر نہ پڑہ سکے جس طرح حالت اختیار مین پڑہی جاتی ہے
مثل اسکے کہ امام مین قوت قیام کی باقی نرہے اور بیٹھنا اوس پر واجب ہو جاوے اور اقوی
یہہ ہے کہ مکروہ ہے اوس ماموم کو جو مسبوق نہو بلکہ ابتدا سے شریک جماعت ہو یہہ کہ
قرائت کرے یعنی سورۂ حمد اور دوسرا سورہ پڑہے پہلی اور دوسری رکعت مین اوس نماز کی
جس کو آہستہ پڑہنا واجب ہے اور احوط ترک کرنا قرائت کا ہے اور مستحب ہے اوس کو اوس وقت
مین مشغول رہنا کسی ذکر مین مثل سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنے کے یا درود بھیجنے
کے جیسا کہ اقوی اور احوط یہہ ہے کہ ماموم پہلی دو رکعتون مین نماز جہریہ کی بھی قرائت نکرے
جبکہ آواز امام کی اگرچہ بطور ہمہمہ کے ہو سنتا ہو بلکہ سزاوار یہہ ہے کہ کان دہرے

سلہ احوط بلکہ اقوی یہ ہے کہ ان سب صورتون مین یہہ ہے کہ بعد عدول کرے نیت اقتدا سے طرف انفراد کے منہ

امام کی قرائت پر بلکہ احوط اوس کو یہہ ہے کہ طمانینہ کرے یعنی آرام سے کھڑا رہے حالت قرائت
امام مین اگرچہ اقوی عدم وجوب طمانینہ ہے ہان جبکہ نہ سنتا ہو قرائت امام کو یہان تک کہ ہمہمہ بھی
تو جائز ہے ماموم کو قرات بلکہ مستحب ہونا قرائت کا اس حال مین قوی ہے مگر باوجود اوس کے
احوط ترک کرنا قرائت کا ہے لیکن دو رکعتین آخر کی خواہ نماز جہریہ کی ہون خواہ اخفاتیہ کی
پس حکم ماموم کا اون دونون رکعتون مین مثل منفرد کے ہی پس واجب ہے اوس پر کہ قرائت حمد کی
کرے یا تسبیحات اربعہ پڑھے اگرچہ امام بھی اون دونون رکعتون مین قرائت حمد کی کرے اور
اور اگر اظہار کرے اقتدا کا کسی مخالف کے ساتھہ بوجہہ تقیہ کے پس چونکہ حقیقت مین یہہ اقتدا
نہیں ہے واجب ہے کہ قرائت حمد اور سورہ کی کرے مگر آہستہ اگرچہ وہ نماز جہریہ ہو اور اگر
امام قبل اس کے کہ وہ سورہ تمام کرے رکوع مین چلا جاوے پس وہ بھی سورہ کو ترک کرکے اوس کے
ہمراہ رکوع مین چلا جاوے بلکہ سورہ حمد کا بھی قطع کرنا اوس کے لیے خالی قوت سے نہین لیکن
احوط اس صورت مین یہہ ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے بلکہ اگر امام مخالف کو رکوع مین پاوے اور قادر
نہو اس پر کہ بعد نیت کے کچھہ حمد پڑھ سکے پس نیت کرکے اوس کے ہمراہ رکوع کرے
اور بنا بر ایک وجہہ کے اوس کو ایک رکعت محسوب کرے گا لیکن احوط اور اقوی یہہ ہے کہ بعد
اوسکے نماز کو پھر سے پڑھے اور یہی حکم ہے اوس صورت کا جب ماموم بسبب عجلت امام مخالف
کے حالت جلوس مین تشہد نہ پڑھ سکے پس اس صورت مین بھی تشہد کو چھوڑ کر ہمراہ اوس کے
اوٹھہ کھڑا ہو گا اور حالت قیام مین تشہد پڑھ لینا کافی نہین اور احتیاطاً اس صورت مین بھی
نماز اپنی پھر سے پڑھے یہان تک حکم اقتدا کا ساتھہ امام مخالف کے تھا اور نیز واجب ہے
ماموم پر متابعت امام کی افعال نماز مین بایں معنی کہ ہر فعل کو امام کے فعل کے ہمراہ بجالاوے
یا بعد اوسکے مگر تاخیر فاحش نہو ورنہ مثل تقدم کے وہ بھی جائز نہین لیکن اگر عمداً ایسا

بلکہ احوط قرائت ہے بہ نیت قربت نہ بہ نیت جزو نماز کا ہے [illegible] منہ عفی عنہ

احتیاطاً ترک نہ کیا جاوے منہ عفی عنہ

کیا ہو پس گناہگار ہوگا اور اقتدا باقی رہیگی اور نماز بھی صحیح ہے اگرچہ احوط دوبارہ پڑہنا
اوس کا ہے خصوصاً جبکہ پچھڑ جانا دو رکن مین ہو بلکہ ایک ہی رکن مین اگرچہ ہیئت جماعت کی
برہم نہ ہوئی ہو نہ کہ ایسی تاخیر ہوئی ہو جس سے ہیئت جماعت کی جاتی رہے اور جبکہ کسی فعل کو
عمداً قبل امام کے بجالاوے پس جایز نہین اوسکو دوبارہ بجالانا اوس فعل کا بقصد متابعت
امام کے اور اگر ایسا کرے گا تو نماز باطل ہو جاوے گی اگرچہ وہ فعل رکن نہ ہو مثل اس کے کہ
سر اپنا عمداً رکوع یا سجود سے قبل امام کے اوٹھالے پھر دوبارہ رکوع یا سجدہ مین جاوے بقصد متابعت
امام کے پس نماز اوسکی باطل ہوگی بلکہ بعید نہین بطلان نماز کا صورت مذکورہ مین جبکہ اوس
فعل کو دوبارہ بجالاوے سہواً بھی اور وہ فعل رکن ہو لیکن اگر ترک متابعت سہواً ہو یا بگمان
اس کے کہ امام نے سر اوٹھالیا ہے مثلاً پس واجب ہے حاصل کرنا متابعت کا اگرچہ مستلزم ہو
زیادتی رکن کو اس لیئے کہ زیادتی رکن کی جماعت مین ایسی حالت مین معفو ہے لیکن اگر اوس
فعل کو واسطے تحصیل متابعت کے دوبارہ نکرے پس اقوی صحت نماز ہے اگرچہ گناہگار ہوگا نہ بسبب
ترک کرنے متابعت کے اور احوط دوبارہ پڑہ لینا اوس نماز کا ہے جیسا کہ احوط اوس شخص کیلیے
جو سہواً قبل امام کے رکوع مین چلا جاوے یہہ ہے کہ ذکر کرے اوس رکوع مین اور بعد اوسکے
پھر اعادہ اوس ذکر کا کرے جب امام کے ساتھہ دوبارہ رکوع کرے جیسا کہ احوط دوبارہ
پڑہنا نماز کا ہے اوس کے لیے جو سہواً رکوع مین چلا جاوے اوس حالت مین کہ جب امام قرائت مین
مشغول ہو اور رکوع سے کھڑا ہو کر متابعت امام کی نکرے جیسا کہ اقوی اعادہ نماز کا ہے
اوس صورت مین بھی جبکہ عمداً قبل امام کے رکوع مین چلا جاوے درحالیکہ امام مشغول قرائت مین
ہو اسیطرح اگر عمداً اوٹھالے اپنا سر قبل امام کے اور حالانکہ ابھی ذکر واجب کو بجا نہ لایا ہو
پس بدرستیکہ بطلان نماز کا اس صورت میں اس لیے ہے کہ ذکر واجب کو ترک کیا نہ بسبب ترک

ہوجانے متابعت امام کے بسبب حکم افعال نماز کی متابعت کا تھا اور لیکن اقوال پس واجب ہے متابعت
تکبیرۃ الاحرام مین بلکہ اقوی یہہ ہے کہ ماموم شروع نکرے تکبیرۃ الاحرام کو مگر بعد فارغ ہونے امام کے
پس اگر تکبیرۃ الاحرام کہے قبل امام کے نماز صحیح نہین لیکن وہ اقوال جو علاوہ تکبیرۃ الاحرام کے ہین پس
اقوی یہہ ہے کہ متابعت اونمین واجب نہین حتی اون اقوال مین بھی جو واجب ہون اور جنکو ماموم سُن[۱۵]
سکتا ہو اور اگر وہ اقوال واجب نہ ہون یا واجب ہون اور مسموع نہ ہون پس بطریق اولی متابعت
امام کی اون مین واجب نہ ہوگی لیکن احوط متابعت امام ہے کل اقوال مین خصوصاً سلام مین بلکہ واجب
ہونا متابعت کا خصوص سلام مین موجہہ ہے لیکن اگر جان کر بھی قبل امام کے سلام کہے پس نماز اوسکی
باطل نہ ہوگی بلکہ اگر سہواً قبل امام کے سلام کہے اور پھر دوبارہ بعد امام کے اعادہ اوسکا نکرے تو بھی نماز
اوسکی باطل نہ ہوگی اور متحمل نہین ہوتا امام ماموم سے کسی فعل کا افعال نماز مین سے بجز قرائت حمد و سورہ کے
پہلے دو رکعتون مین جبکہ اقتدا بھی پہلی دو رکعتون مین کی ہو لیکن اگر پہلی دو رکعتین ماموم کو نملی ہون
بلکہ علاوہ اون دو رکعتون کے کسی اور رکعت مین اقتدا کی ہو پس خود ماموم پر قرائت واجب ہے مگر آہستہ
قرائت کرے اگرچہ نماز اوسکی جہریہ ہو اور اگر امام رکوع مین چلا جاوے اور ماموم کو بعد حمد کے سورہ پڑھنے
کی مہلت نملے ترک کردے سورہ کو اور امام کے ہمراہ رکوع مین چلا جاوے بلکہ اقوی یہہ ہے کہ اگر سورہ
حمد بھی تمام نہ کرسکے اوس کو بھی چھوڑ دے[۱۶] اور امام کے ہمراہ رکوع مین جاوے اور جس قدر سورہ حمد سے
پڑھنا ممکن ہو اوسی پر اکتفا کرے اگرچہ بسم اللہ ہی ہو اور اگرچہ ابتدائے اقتدا سے اوس کو علم اس کا
رہا ہو لیکن احوط اس وقت مین نیت انفرادی ہے اور اگر ابتدا سے اوسکو علم ہو کہ حمد تمام نکرسکیگا
پس احوط یہہ ہے کہ انتظار کرے اور جب امام رکوع مین جاوے اوسوقت نیت اقتدا کی کرے اور اگر دوسری
رکعت مین امام کے شریک ہو پس اس رکعت مین امام متحمل ہوگا ماموم کی قرائت کا پس ماموم اس رکعت مین
قرائت نکرے ہان تیسری رکعت مین امام کی قرائت کرے اس لیے کہ وہ دوسری اوسکی ہوگی اور جب

[۱۵] احتیاط اون اقوال مین جنکو سنتا ہے ترک نکیجاوے پیش متابعت کرے منہ مد ظلہ

[۱۶] احوط یہہ ہے کہ سورہ حمد کو نچھوڑے اور نیت انفرادی کرلے منہ مد ظلہ

امام اپنی دوسری رکعت مین تشہد پڑہے مستحب ہے کہ ماموم بھی بمتابعت امام کے تشہد پڑہے اگرچہ
اوسپر واجب نہین اور اسیطرح قنوت بھی ہمراہ امام کے پڑہے اور احوط یہہ ہے اگرچہ اقوی نہو کہ ماموم اس
تشہد مین تجافی کرے یعنی اسطور پر ہاتہہ ٹیک کر بیٹھے کہ پنڈلیون اور رانون کے درمیان مین جوف
ہوجاوے اور احوط یہہ بھی ہے کہ عوض مین ذکر تشہد کے سبحان اللہ کہتا رہے اور جب امام اپنی تیسری رکعت کے
بعد چوتھی رکعت کے لیے کھڑا ہو پس چونکہ اسکی دوسری رکعت ہے اپنی تشہد کے لیے امام سے پیچھے رہجاوے اور اسیطرح
ترک کرے متابعت امام کو اور پیچھے رہجاوے اوس کے واسطے بجالانے اوس فعل کے جسکا بجالانا فقط ماموم ہی پر
واجب ہو نہ امام پر رکوع ہو یا سجود یا اور کوئی چیز پس بعد بجالانے اوس فعل واجب کے ملحق ہوجاوے امام سے
باستثنائے قرائت کے کہ اوس کا حکم پیشتر گذرا کہ متابعت امام کی اوس کے بجالانے پر مقدم ہے
پس قرائت کو ترک کرکے متابعت امام کی کرے اور اقوی یہہ ہے کہ یہی حکم ہے قرائت حمد یا تسبیحات
اربعہ کا آخر کی دو رکعتون مین پس اگر امام رکوع مین چلا جاوے قبل اس کے کہ ماموم حمد یا تسبیحات اربعہ کو تمام
کرے ترک کرکے متابعت امام کی کرے اور رکوع مین جاوے اور احوط نیت انفراد ہے جبکہ سبقت
کرے امام ماموم پر دو رکن مین بلکہ ایک رکن مین بھی اور اگر شروع کرے ماموم نافلہ کو اور خوف ہو
اوس کے تمام کرنے مین فوت ہوجانے کا رکعت اولی کی جماعت سے بلکہ کل جماعت کے فوت ہوجانیکا خوف
ہو پس مستحب ہے اوسکو قطع کردینا نافلہ کا اگرچہ ابھی امام نے تکبیرۃ الاحرام بھی نہ کہی ہو اور اگر داخل
ہوچکا ہو کسی فریضہ مین پس مستحب ہے اوس کو نقل کرنا نیت فریضہ کا طرف نافلہ کے اور
تمام کرنا نافلہ کا دو رکعت پر جبکہ اس سے جماعت پاسکے ہان معتبر ہے اس نقل نیت مین یہہ
کہ تجاوز نکیا ہو محل عدول سے مثل اس کے کہ رکوع مین تیسری رکعت کے نگیا ہو اس لیے کہ
اب اوس فریضہ کو طرف نافلہ کے عدول نہین کرسکتا بلکہ احوط یہہ ہے کہ نقل نکرے نیت
فریضہ کو طرف نافلہ کے اوس وقت مین بھی کہ جب تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوا ہو اگرچہ

یہ خالی تامل سے نہیں
صح مدظلہ

رکوع مین تیسری رکعت کے نگیا ہو اور اگر خوف ہو فوت ہو جانے کا کسی رکعت کی جماعت سے
بہ سبب تمام کرنے دو رکعت کے بعد عدول کرنے کے طرف نافلہ کے پس اقوی یہہ ہے کہ جایز ہے
قطع کرنا اوس کا جیسا کہ جایز تھا قطع کرنا نافلہ ابتدائیہ کا اور احوط یہہ ہے کہ قطع نکرے جیسا کہ
اقوی اور احوط یہہ ہے کہ جایز نہین قطع کرنا فریضہ کا بدون عدول مذکور کے بلکہ احوط یہہ ہے
کہ عدول نکرے طرف نافلہ کے جبکہ معلوم ہو کہ حاصل نہین ہو سکتی جماعت عدول کرنے سے طرف
نافلہ کے اور تمام کرنے سے اوس نماز نافلہ کے دو رکعت پر بلکہ اس حالت مین تمام کرے اوس نماز
فریضہ کو اور بعد اوس کے اگر چاہے دوبارہ پڑھے اوس نماز کو جماعت سے بہ نیت سنت

مبحث چوتھا معتبر ہے امام جماعت مین یہہ کہ عدالت اوسکی ظاہر ہو پس جایز نہین نماز
پیچھے فاسق کی اور نہ پیچھے مجہول الحال کے اور مراد عدالت سے حسن ظاہر ہے یعنی ظاہر
حال اوسکا درست ہو باین معنی کہ اجتناب کرتا ہون اون چیزون سے جو منافی اور خلاف
مروت ہین یعنے وہ چیزین جو دلالت کرین ایسے کہ اون کے مرتکب کو پرواہ دین کی نہین اور
تشخیص اسکی وابستہ ہے ساتھ عرف اون لوگون کے جو پابند ہین شرع کے اور نیز اجتناب
کرتا ہو کبائر سے کہ جس مین اصرار صغائر بھی داخل ہے اور گناہ کبیرہ وہ گناہ ہے جو بنفسہ
عظیم ہو اور معرفت اوسکی یا تو اس سے ہوتی ہے کہ خود شارع نے تنصیص کی ہو اوسپر
جیسے کفر ہے اور انکار کرنا اوس چیز کا جس کو خدا نے نازل کیا ہو اور نا اُمید ہونا رحمت
خدا سے اور بیخوف رہنا عذاب خدا سے اور جھوٹھ بولنا اور افترا کرنا خدا اور رسول خدا اور اوصیاء
رسول پر اور جنگ کرنا اولیاے خدا سے اور قتل کرنا اوس نفس کا جس کے قتل کو خدا نے حرام
کیا ہے اور اعانت ظالمون کی اور عقوق والدین اور قطع رحم کرنا اور بھاگنا اوس جہاد سے
جو ہمراہ پیغمبر یا امام معصوم کے ہو یا اون کی اذن سے ہو اور بلاد کفر مین چلا جانا

جہان احکام ضروریہ شرعیہ کو بجا نہ لا سکے اور اون کو دریافت نہ کر سکے بعد اسکے کہ بلاد اسلام
کیطرف ہجرت کر چکی اور جادو کرنا اور ناجایز شہادت کا ادا کرنا او چھپانا گواہی کا اور جھوٹھی
قسم کھانا جو کہ قسم کھانے والے کو گناہگار اور معذب بہ نار کرتی ہے اور وہ قسم جس سے مال غیر کا اور
حق کسیکا ضائع ہو جاے اور توڑنا عہد اور وصیت کا اور کھانا مال یتیم کا بہ ظلم اور کھانا سود
اور مردار کا اور خون کا اور گوشت کا سوٗر کے اور اوس جانور کا جسپر وقت ذبح خدا کا نام
نہ لیا گیا ہو اور کھانا اوس کا جس کا کھانا حلال نہ ہو اور خیانت کرنا اور کم کر لینا مال غنیمت مین سے
اور کم کرنا تولنے اور ناپنے مین اور حبس کرنا لوگون کے حقوق کا بدون کسی عذر کے اور اسراف
و تبذیر اور مشغول ہونا لہو و لعب اور قمار بازی مین اور پینا شراب کا اور زنا اور لواطہ کرنا اور نسبت
زنا کے دینی اون عورتون کی طرف جو پاکدامن اور مستورہ ہون اور ترک کرنا نماز کا اور منع کرنا
زکوٰۃ کا اور ترک کرنا کسی چیز کا واجبات سے یا معرفت گناہ کے کبیرہ ہونیکی اس سے ہوتی ہے کہ اوس کے
ارتکاب پر وعدہ دوزخ کا دیا گیا ہو قرآن مین یا سنت رسول مین صریحاً یا ضمناً یا اس وجہ سے کہ
عظمت اوس گناہ کی اہل شرع کے دلون مین ہو اور اسیطرح معتبر ہے امام مین کہ ولد الزنا نہ ہو اور
نہ نشستہ ہو اون لوگون کے لیے جو بہ قیام نماز پڑھتے ہون بنا بر احوط کے اور اسیطرح مضطجع یعنے لیٹ کر
نماز پڑھنے والا نہ ہو جبکہ ماموم بیٹھ کر نماز پڑھتے ہون لیکن نشستہ امامت نشستہ کی اور مضطجع
امامت مضطجع کی کر سکتا ہے اور جو بقیام نماز پڑھتا ہو وہ امام واسطے نشستہ اور مضطجع کے ہو سکتا ہے
اور نشستہ امام واسطے مضطجع کے ہو سکتا ہے اور جو تیمم سے ہو وہ امام اوس کا جو وضو سے ہو
ہو سکتا ہے ایسا ہی جس کے وضو مین جبیرہ ہو وہ امامت اوسکی کر سکتا ہے جس کے وضو مین
جبیرہ نہ ہو ایسا ہی کوئی مضائقہ نہین اگر امام کے بدن یا لباس مین کوئی ایسی نجاست ہو جسکی
تطہیر یا تبدیل مین وہ بوجہہ کسی عذر کے شرعاً معذور ہو اگرچہ ماموم ایسا نہ ہو بلکہ ظاہر یہ ہے کہ جایز ہے

امامت مسلوس اور مبطون کی اور امامت مستحاضہ کی واسطے اوس عورت کے جو طاہر ہو ہان جائز ہے
نہین اقتدا کرنا قاری کا اوس شخص کے ساتھ جسکی قرائت درست نہ ہو کہ حروف اوس کے مخارج
نہ نکلتے ہون یا بدل دیتا ہو ایک حرف کو دوسرے حرف سے یا حذف کر دیتا ہو کسی حرف کو
یا مثل اسکے یہان تک کہ اگر اعراب مین غلطی کرتا ہو تو بھی اقوی یہہ ہے کہ اوسکے ساتھہ اقتدا
جائز نہین اگرچہ وہ قرائت صحیحہ پر قدرت بھی نہ رکھتا ہو لیکن ظاہر یہہ ہے کہ یہہ اوس وقت مین ہے کہ جب
اوس قرائت کے محل مین اقتدا کیجاے کہ جس کا حامل امام ہے لیکن اگر غیر محل مذکور مین اقتدا ہو پس اقوی
جواز ہے جیساکہ اقوی جواز اقتدا ہے اوس شخص کے ساتھہ جو علاوہ قرائت کے اور اذکار واجبہ کو
جس کا حامل امام نہین بخوبی ادا نکرتا ہو بشرطیکہ قادر نہو ادا کرنے پر اذکار صحیحہ کے لیکن امامت اوس
شخص کی جس کی قرائت اچھی نہ ہو اوس شخص کے لیے جو مثل اوس کے ہو ساتھہ اتحاد محل کے یعنی جس چیز کو
امام اچھی طرح سے ادا نہ کر سکتا ہو اوسیکو ماموم بھی اچھی طرح سے ادا نکر سکتا ہو پس اقوی
جواز ہے اور احوط عدم جواز ہے جیساکہ اقوی جواز اقتدا ہے جبکہ محل دونون کے مختلف ہون
اگر نیت کرے محل اختلاف مین انفراد کی پس اسوقت مین قرائت کرے گا ماموم اپنے لیے بلکہ جواز
تجدید اقتدا بعد تجاوز کرنے کے محل مذکور سے اقوی ہے لیکن احوط یہہ ہے کہ پھر تجدید نیت
اقتدا کی نکرے اور واجب نہین اقتدا اوس شخص پر جو خوبی قرائت ادا نہ کر سکتا ہو ساتھہ
اوس شخص کے جسکی قرائت اچھی ہو اگرچہ احوط ہے ہان موجہ ہے وجوب اقتدا اوس شخص کے حق مین
جس نے ترک کیا ہو سیکھنے کو باوصف قادر ہونے کے سیکھنے پر اور گنگ امامت کر سکتا ہے گنگ کی
نہ اوسکی جو گنگ نہو اگرچہ قرائت بخوبی ادا نہ کر سکتا ہو علی الاقوی بلکہ احوط یہی ہے اگرچہ غیر
گنگ گنگ کے ساتھہ اقتدا اوس محل مین کرے جہان امام پر قرائت نہو یا قرائت ہو مگر متحمل قرائت
ماموم کا نہو اور جائز ہے اقتدا اوس شخص کے ساتھہ جو بسبب ثقل زبان کے حرف کو پورے طور پر

صاف ظاہر نہ کرسکتا ہو بشرطیکہ دوسرے حرف سے بدل نہ دیتا ہو اور اوس شخص کے ساتھہ جو حروف کو
کامل طور پر ادا نہ کرسکتا ہو یا مثل اسکے کوئی اور نقص اوس کی قرائت مین ہو جس سے کوئی خلل واقع نہ ہو
اوس مقدار مین جو قرائت مین واجب ہے جس کے نہونے سے قرائت صحیح نہ رہے اور اسیطرح معتبر ہے
امام کا مرد ہونا جبکہ ماموم کل مرد ہون یا خنثی ہون یا عورتین بھی اونکے ہمراہ ہون لیکن اگر ماموم کل
عورتین ہون پس جائز ہے کہ امامت کرے اونکی عورت اور خنثی بھی بنا بر اصح کے اور جائز نہین
کہ امامت کرے خنثی مرد کی بلکہ جائز نہین کہ امامت کرے خنثی خنثی کی بنا بر اصح کے اور معتبر نہین
اوس جماعت مین جو مستحب ہے جسکے اوپر صحت نماز کی موقوف نہ ہو جاننا امام کا کہ لوگون نے
اوس کے ساتھہ نیت اقتدا کی ہے اور نہ یہہ معتبر ہے کہ امام نیت امامت کی کرے لیکن
جماعت واجبی مین مثل جمعہ کے پس اقوی یہہ ہے کہ امام نیت امامت کی کرے اگرچہ ظاہر یہہ ہے
کہ اکتفا کرسکتا ہے نیت جمعہ پر جیسا کہ موجہ ہے نیت امامت اوس نماز مین جسکو امام بنیت
سنت دوبارہ جماعت سے اعادہ کرے اور اگر نذر کرے امامت کی پس اقوی صحت نماز
ہے اگرچہ نہ کی ہو نیت امامت کی البتہ نذر وفا نہ ہوگی اور امام راتب یعنی جو امام کسی مسجد کا ہو
اور صاحب منزل اگرچہ وہ مکان ملک اوسکا نہ ہو بلکہ بطور عاریت کے منفعت سکنی اوسکی ہو
اولی ہے ساتھہ امامت کرنے کے اگرچہ وہ غیر اوس سے افضل ہو لیکن بہتر اون دونون کو یہہ ہے
کہ اذن دین امامت کا اوس کو جو افضل ہے جیسا کہ اولی افضل کو قبول کرنا امامت
کا ہے اس وقت مین برابر کے اور ہاشمی اولی ہے اوس غیر ہاشمی سے جو مساوی ہو
اوس ہاشمی کے اور صفات مین اور اگر رغبت ظاہر کرین چند لوگ ایسے جو قابلیت امامت
کی رکھتے ہون بیچ امامت جماعت کے واسطے حاصل کرنے ثواب امامت کے یا اوس کے
ساتھہ کوئی ایسا ضمیمہ بھی ہو جو منافی اخلاص کے نہ ہو بلکہ موکد ہو اخلاص کا مثل بعض اون

ضیمون کے جو شرعاً رجحان رکہتے ہین ترجیح دیجائے گی اوس شخص کو جس کو ماموین مقدم کرین جبکہ ناشی ہو وہ تقدیم بسبب کسی ترجیح شرعی کے نہ بسبب اغراض دنیوی کے اور اگر مختلف ہون ماموین کہ ہر ایک اون مین سے چاہے مقدم کرنے کو ایک شخص کے اولی یہہ ہے کہ ترجیح دین فقیہہ مجتہد جامع الشرایط کو غیر فقیہہ مجتہد جامع الشرایط پر خصوصاً جبکہ علاوہ فقیہہ مجتہد جامع الشرایط ہونے کی شدت تقوی اور ورع وغیرہ سے بہی متصف ہو پس اگر کوئی ویسا نہ ہو یا متعدد ہون مقدم کیا جاے وہ شخص جسکی قرائت جید اور اعلی ہو والا جو شخص فقیہہ زیادہ ہو باعتبار مسایل نماز کے اور جب اس صفت مین بہی مساوی ہون تو مقدم کرین گے اوس کو جو فقیہہ تر ہو بہ نسبت اور مسایل کے والا اوس کو مقدم نہ کرین گے جس کا سن زیادہ گذرا ہو اسلام مین وگرنہ اور مرجحات شرعیہ کا اعتبار کیا جاویگا اور وہ اون لوگون پر جو مانوس شرع سے ہین پوشیدہ نہین پس جب جمیع صفات مین برابر ہون تو اختیار ہے جسکو چاہین مقدم کرین اور احوط یہہ ہے کہ قرعہ ڈالین اور مکروہ ہے اقتدا مسافر کو حاضر کے ساتہہ اور امامت مسافر کی حاضر کے لیئے اور اقتدا حاضر مین مسافر کے ساتہہ اور امامت حاضر کی مسافر کے لئے اوس نماز مین جس کی کیفیت مختلف ہو قصر اور اتمام مین لیکن جبکہ مختلف نہ ہون مثل اس کے کہ اقتدا کرے نماز صبح اور مغرب مین ہو بلکہ علاوہ مغرب وصبح کے اور نمازون مین بہی جبکہ اختلاف اونکی کیفیت مین نہ ہو مثل اس کے کہ قضا پڑہنے والا اقتدا کرے ساتہہ ادا پڑہنے والیکے یا ادا پڑہنے والا اقتدا کرے ساتہہ قضا پڑہنے والیکے اور کیفیت دونون کی نمازون کی ایک ہو پس قوی یہہ ہے کہ مکروہ نہین اگرچہ احوط اجتناب ہے مطلقاً بلکہ قوی ہے ثبوت کراہت کا اگر اقتدا کرے حاضر ساتہہ حاضر کے اور مسافر ساتہہ مسافر کے اوس نماز مین جو مختلف ہو قصر اور اتمام مین باعتبار قضا اور ادا ہونے کے اور اگر علاوہ قصر و تمام کے کسی دوسری وجہہ سے امام اور ماموم مین سے ایک کی نماز کم ہو دوسرے کی نماز

سے نہیں اس صورت مین صحت۔ اگر وہ نہیں مثل اسکے کہ ماموم حاضر نماز مغرب کو امام حاضر کی نما
عشا کے ساتھہ پڑھے یا نماز عشا کو اوس کی مغرب کے ساتھ پڑھے یا قضائے صبح یا مغرب یا
اوسکی ظہر کے ساتھ پڑھے ادا ہو یا قضا یا قضائے ظہر و عصر و مغرب و عشا کو امام کی نماز صبح یا
نماز مغرب کے ساتھہ پڑھے ادا ہو یا قضا یا ماموم اپنی نماز ادا کو امام کی قضا کے ساتھہ پڑھے
اور احوط یہہ ہے کہ الگ ہو جائین ہر ایک امام اور ماموم دوسرے سے جبکہ تمام ہو جاوے نماز اوسکی
اور انتظار نکرے اوس دوسرے کا اوس قدر کہ جس سے موالات فوت ہو جاوے اگرچہ قول بجواز انتظار
سلام دینے مین تاکہ سب باہم سلام دین خالی وجہہ سے نہین خصوصاً واسطے ماموم کے جبکہ
مشغول رہے ذکر اور حمد وغیرہ مین یہان تک کہ امام پہونچ جاوے یعنی اگر ماموم کی نماز قبل
امام کی نماز کے ختم ہو جاوے یا امام کی نماز قبل ماموم کی نماز کے تمام ہو جاوے پس ہر ایک کو احوط
یہہ ہے کہ اپنی نماز ختم کر دے اور انتظار دوسرے کا نکرے اگرچہ قول بجواز انتظار سلام کے
دینے مین خالی وجہہ سے نہین پس اگر نماز ماموم کی مثلاً قصر ہو اور امام کی تمام یا مثلاً
ماموم نے پہلے ایک امام کے ساتھ اقتدا کیا ہو اور بوجہہ کسی عذر کے وہ امام اوس نماز کو
تمام نکر سکے اور کسی دوسرے شخص کو اونہین ماموین سے مثلاً دوسری رکعت مین شریک
ہوا ہو واسطے امامت کے مقدم کرے اور وہ شخص باقی نماز کو بجماعت تمام کرین پس ان دونو
صورتون مین ماموم کی نماز قبل امام کے تمام ہو جاوے گی پس احوط ماموم کو یہہ ہے کہ اپنی نماز کو
سلام دیکر تمام کر دے اگرچہ جائز ہے کہ تشہد پڑھ کر سلام نہ دے اور مشغول ذکر و حمد مین
اور نیت اقتدا باقی رہے یہان تک کہ امام بھی آجاوے پس ساتھہ ہی سلام پھیرین
ایسے ہی اگر امام کی نماز قبل ماموم کے تمام ہو جاوے خواہ اس وجہ سے کہ نماز
اوسکی قصر ہو یا اس سبب سے کہ ماموم مثلاً دوسری یا تیسری رکعت مین شریک ہوا ہو

پس احوط امام کو یہہ ہے کہ سلام دیکر اپنی نماز تمام کرے اگرچہ جائز ہے کہ انتظار ماموم کا کرے
اور تشہد پڑہ کر سلام کو باقی رکہے یہان تک کہ ماموم اوس سے ملحق ہو جاوے اور امام
و ماموم باہم ملکر سلام دیوین اور اسیطرح احوط ہے امام کو جبکہ قبل تمام ہونے ماموین کی نماز کے
سلام پہیرے بیٹہا رہنا بہئیت معقب پر یہان تک کہ تمام کرین وہ ماموین جو اوس کے پیچہے
ہون نماز اپنی - اگرچہ اقوی یہہ ہے کہ جائز ہے امام کو یہہ کہ اپنے مقام سے اوٹہکر جس جگہہ
چاہے چلا جائے اور نیز اولی ہے امام کو نائب کرنا ایک ایسے شخص کا جس کے ساتہہ ماموین نماز
اپنی تمام کرین جب وہ ماموین سے الگ ہو جاوے بسبب اس کے کہ نماز اوس کی تمام ہو گئی ہو لیکن
مکروہ ہے نائب کرنا اوس شخص کا جو پیچہے رہ گیا ہو ایک رکعت یا زیادہ مین بلکہ اوس شخص کو نائب
کرے جو ابتداے نماز سے شریک جماعت رہا ہو بلکہ اولی یہہ ہے کہ نہ نائب کرے اوس
شخص کو بہی جو بعد اقامت کے حاضر ہوا ہو جیسا کہ مکروہ ہے امامت مجذوم اور مبروص کی
اگرچہ ماموین بہی ویسے ہی ہون خصوصاً جبکہ ظاہر ہوا اثر اوس کا چہرے پر کہ یہہ ایک
اور سبب کراہیت کا ہے اگرچہ وہ اثر بسبب جذام اور برص کے نہ ہو اور مکروہ ہے
امامت اغلف کی یعنی جس کا ختنہ نہ ہوا ہو جبکہ معذور ہو ترک ختنہ مین اور مکروہ ہے امامت
اوس شخص کی جو تیمم سے ہو واسطے اوس شخص کے کہ وضو یا غسل سے ہو اور مکروہ ہے امامت
جولاہے اور حجام اور دباغ کے جبکہ ماموین ویسے نہ ہون اور مکروہ ہے امامت اوس
شخص کی جس کی امامت ماموین کو ناگوار ہو بلکہ اولی ہے ترک امامت ہر ناقص کی کامل
کے لیے اور کامل کی اکمل کے لیے اور اقوی یہہ ہے کہ جائز ہے اقتدا کرنا مجتہد یا
اوس کے مقلد کا دوسرے مجتہد کے ساتہہ یا اوس دوسرے مجتہد کے مقلد کے ساتہہ باوجودیکہ
اون دونو مجتہدون مین بعض مسائل اجتہادیہ مین اختلاف بہی ہو اور اوس محل خلاف کو امام اوس نماز مین

عمل مین بہی لازم مثل اسکے کہ امام باجتہاد یا بہ تقلید لباس سنجاب یا پشتر کو جایز جانتا ہوا اور
پہنے بہی ہوا اور ماموم باجتہاد یا بہ تقلید جایز نہ جانتا ہوا اور احوط یہہ ہے کہ ایسی صورت مین اقتدا
نہ کرے بلکہ اقوی قصد انفراد ہے اگر اختلاف اون دونو کے وجوب سورہ مین ہو مثلاً جس وقت کہ
امام سورہ کو ترک کرے بلکہ اولی یہی ہے اگر پڑہے امام سورہ کو بقصد ندب یا پڑہ لی سورہ کو
خود ماموم ہان اقوی یہہ ہے کہ مضایقہ نہین اقتدا اوس شخص کے ساتہہ جس کے کپڑے مین یا بدن پر
نجاست غیر معفو ہو جبکہ نہ جانتا ہو اوس کو اگرچہ جانتا ہو اوس نجاست کو ماموم بلکہ ظاہر جایز ہے
اقتدا جبکہ جاہل ہو حال امام سے کہ آیا امام کو نجاست کا علم ہے یا نہین یا بہول گیا ہے لیکن جبکہ
معلوم ہوجاے کہ امام بہول گیا ہے نجاست کو پس اقوی عدم جواز ہے جیسا کہ جایز نہین اقتدا
جبکہ جانتا ہو فساد نماز کو امام کے بسبب ترک کرنے وضو وغیرہ کے اگرچہ امام نہ جانتا ہو اور
یہہ اوس وقت مین ہے جب ماموم جانتا ہو قبل اقتدا کے اگرچہ حالت اقتدا مین بہول گیا ہو لیکن اگر
معلوم ہو بعد فارغ ہونے نماز کے پس نماز صحیح ہوگی بنا بر اقوی کے اگرچہ واجب ہے امام پر اعادہ
کرنا اوس نماز کا یا قضا اوس کی اور اگر معلوم ہو ماموم کو فساد نماز امام کا اثناء نماز مین تو نیت انفراد
کی کرکے نماز تمام کرے اور احوط اگرچہ اقوی نہ ہو از سر نو قرائت کرنا ہے اگر محل قرائت کا
باقی ہو اور یہی حال ہے اگر ظاہر ہو فسق امام کا یا کافر ہونا اوس کا بنا بر اصح کے لیکن اگر ظاہر ہو
ہونا امام کا عورت یا وہ شخص جسکی امامت کسی کے لیئے جایز نہین مثل مجنون اور شبیہہ مجنون کے
یا واسطے مردون کے خاص کر پس اقوی اور احوط یہہ ہے کہ نماز از سر نو پڑہے
اور اگر صرف امام بہول جائے کسی فعل کو افعال نماز سے اور معلوم نہ ہو ماموم کو تو نماز
ماموم کی صحیح ہے اگرچہ وہ فعل منسی رکن ہو جبکہ ماموم شریک نہ ہو اوس نسیان مین لیکن جبکہ
ماموم کو علم ہو اس کا کہ امام سے نسیان واقع ہوا ہے پس چاہیے کہ امام کو متنبہ کرے پس گر امام

متنبہ نہ ہو یا ماموم اوس کو متنبہ نکرے اور وہ چیز جو امام سے سہواً فوت ہو گئی ہو ویسی ہو جس سے
نماز باطل نہین ہوتی اگر سہواً فوت ہو پس اقوی یہہ ہے کہ اقتدا ماموم کی باقی ہے اگرچہ وہ چیز
جسکو امام بھول گیا ہے قرائت ہو اور احوط قصد انفراد ہے عہ یا استیناف نماز کا بعد فراغ کے خصوصاً
جبکہ قرائت بھول گیا ہو اور مستحب ہے کھڑا ہونا ماموم کا داہنے جانب امام کے اگر ایک ہی شخص ہو اور
پیچھے امام کے اگر ایک سے زیادہ ہون یا عورت ہو بلکہ پیچھے ہونا اوسوقت مین احوط ہے اور اگر ماموم
مرد اور عورت دونون ہون پس مرد کھڑا ہو داہنے جانب امام کے اور عورت پیچھے امام کے اور
اگر اوس سے زیادہ ہون تو مرد پیچھے امام کے صف باندہین اور عورتین پیچھے مردون کے اور
مستحب ہے منفرد کو اعادہ کرنا اوس نماز کا جسے فرادی پڑھ چکا ہو جبکہ پاوے کسی ایسے
شخص کو جس کے ساتھہ نماز کو جماعت سے پڑھ سکے امام ہو یا ماموم یہان تک کہ اگر دو ہی شخص
ہون پس ارادہ کرین دوبارہ پڑہنے کا جماعت سے اسطرح پر کہ ایک اون مین سے امام ہو
دوسرا ماموم تو بنا بر اصح کے اون دونون کے حق مین بھی دوبارہ پڑہنا اوس نماز کا
بجماعت مستحب ہے اور اقوی یہہ ہے کہ نیت سنت کی کیجاوے اوس نماز مین اگرچہ ظاہر
یہہ ہے کہ یہی نماز کافی ہوگی اگر ظاہر ہو فساد پہلی نماز کا لیکن جو شخص کہ پڑھ چکا ہو نماز
جماعت سے امام ہو یا ماموم پس مستحب ہونا اعادہ کا اوس کے حق مین بھی خالی از وجہہ نہین
عہ٢ لیکن احوط یہہ ہے کہ ایسا شخص دوبارہ اوس نماز کو جماعت سے اعادہ نکرے اور مستحب ہے
اوس ماموم کو جو اثنائی نماز مین شریک جماعت ہو یا مقام تقیہ مین پیچھے مخالف کے پڑھتا ہو
تسبیح اور تحمید اور تمجید اور ثنائی حق تعالی یعنی سبحان اللہ کہنا یا الحمد للہ کہنا یا
کوئی اور ذکر کرنا جو مشتمل ثنائی الہی پر ہو جبکہ تمام ہو جاوے قرائت اوسکی قبل رکوع
امام کے یا قبل قنوت امام کے بلکہ مستحب ہے ماموم کو باقی رکھنا ایک آیت کا قرائت سے

عہ نیت انفرادکی خالی نہیں ہے تو شک سے مدظلہ

عہ٢ بہتر ہے احتیاطاً ترک کیجاوے مدظلہ

تاکہ رکوع کرے بعد قرائت اوس آئت کے اور مستحب ہے نظم جماعت مین سیدہا کرنا صفون کا اور برابر کرنا اون کے رختون کا اور کندہون کو مقابل مین ایک دوسرے کے رکہنا اور مستحب ہے صف اوّل مین ہونا اہل فضل کا اور داہنے جانب مین صف اول کے ہونا اون کا جو افضل ہون اور صف ثانی مین ہونا اون لوگون کا جو اون سے پست تر ہون وعلی ہذا القیاس اور مکروہ ہے کہڑا ہونا ماموم کا تنہا کسی صف مین مگر جبکہ صفوف پر ہوجائین بلکہ اولی اوسوقت مین ماموم کو یہہ ہے کہ پہلو مین امام کے کھڑا ہو اور مکروہ ہے پڑہنا نماز نافلہ کا جبکہ اقامت کہی جاوے واسطے نماز کے اور وقت قیام کا طرف نماز کے جب ہے کہ موذن قدقامت الصلوٰۃ کہے بنا براصح کے اور مستحب ہے امام کو یہہ کہ سناوے اپنی آواز قرائت اور ذکر وغیرہ مین اون لوگون کو جو پیچھے اوس کے ہون مگر وہ کہ جس کا آہستہ پڑہنا واجب ہے بخلاف ماموم کے بلکہ ظاہر یہہ ہے کہ مکروہ ہے ماموم کو سنانا اپنی آواز کا ذکر وغیرہ مین ۝ والله العالم واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین وصلی الله علی نبیه وحبیبه محمد واله الطاهرین المعصومین اللهم وال من والاهم وعاد من عاداهم والعن اعدائهم اجمعین

بحق ال طٰهٰ ویٰس ۝

تمت

الحمد لله والمنة کہ رسالہ ہذا بتاریخ ۱۱ ماہ ربیع الاول ۱۳۱۶ ہجری مطابق ۳۱ ماہ جولائی ۱۸۹۸ء یوم یکشنبہ بار دوم بخط خام احقر الانام محمد مصطفی و باہتمام شیخ محمد باقر حسین مالک مطبع جعفری شہر جونپور و بسعی تمام رحمت علیخان اثنا عشری نہایت حسن و خوبی سے چھپکر

+ شایع ہوا +

+ فقط +

غلط نامہ کتاب احکام جماعت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۵	مولانا مطوی	مولانا المولوی	۲۵	۶	معالات	موالات
۲	۶	العلماء اعلام	العلماء الاعلام	"	۱۱	اتمام	تمام
۳	۸	حجۃ اسلام	حجۃ الاسلام	۲۶	۱۰	قامت	اقامت
۲۰	۱۰	ہون اون	ہو اون	"	۱۲	کرابیت	کراہت
"	۱۳	صفائر	صغائر	۲۷	۳	دونوکی وجوب	دونون کا مثلاً وجوب
۲۲	۱۹	نقل	نقل	"	"	مثلاً	×
۲۴	۱	جس کو ماموین	جس کو کل ماموین	۲۸	۵	اوسوقت	اسوقت
	۸	مقدم نکرینگے	مقدم کرینگے	"	۱۰	امام ہو	امام ہو اور
	[illegible]	حاضر من	حاضر کی	تمت			

اشتہار

واضح ہو کہ اس کتاب کا حق تالیف مولف صاحب نے مطبع جعفری شہر جون پور کو محفوظ کر دیا ہے لہذا کوئی صاحب بدون اجازت مطبع مذکور قصد چھاپنے یا چھپوانیکا نہ فرماوین عیوض نفع کے نقصان نہ اوٹھاوین جسقدر نسخے مطلوب ہون جناب مولانا المولوی سید کلب باقر صاحب و امیر امداد یا مطبع ہذا سے طلب فرماوین۔ فقط۔

المشتہر جناب شیخ محمد باقر حسین مالک مطبع جعفری جونپور